مصنف فوجی جوان رہا ہے۔ اس نے ۱۹۷۱ء کی جنگ میں بھرپور حصہ لیا اور اس کی یونٹ کے جے سی او اور سپاہی بڑی بہادری کے ساتھ دشمن کے خلاف لڑے۔ کرنل سید فاروق رحمان مصنف کی یونٹ سے تھے۔ انہی نے بعد میں شیخ مجیب الرحمٰن کو کیفر کردار تک پہنچایا۔ صفحہ ۳۰۷ پر ان کا انٹرویو موجود ہے۔

کتاب میں ڈھاکہ یونیورسٹی کے اس وقت کے وائس چانسلر کے دو انگریزی مضامین کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ وائس چانسلر صاحب بنگالی ہونے کے باوجود اردو کو قومی زبان قرار دینے کے حق میں تھے:

1- Language Movement in East Pakistan.
2- Bengali Nationalism, What are the facts.

ان دونوں کا اردو ترجمہ اس کتاب میں شامل ہے۔ ان مضامین میں چشم کشا حقائق بیان کیے گئے ہیں کہ وہ کیا وجوہات تھیں جن کی وجہ سے پاکستان دولخت ہوا۔

مصنف نے اپنے ہم عصر حکمرانوں آصف علی زرداری اور نواز شریف کے نام کھلے خط لکھے جو اس کتاب میں شامل ہیں۔ ایک خط محسن پاکستان عبدالقدیر خان کے نام بھی لکھا جس میں ان کے ساتھ عقیدت اور محبت کا اظہار کیا اور ان کی جرأت کو سلام پیش کیا۔ کتاب میں چند تصاویر بھی شامل ہیں۔ کتاب کے اخیر میں چند صائب الرائے افراد کے تبصرے بھی ہیں۔ جن میں مصنف کی اس کوشش کو سراہا گیا ہے۔

(۲)

نام کتاب : ارمغانِ فانی

مؤلف : نوراللہ نوروز یرستانی

ضخامت : ۲۷۲ صفحات

ملنے کے پتے : ☆ القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد ضلع نوشہرہ
☆ مکتبہ سید احمد شہید، اردو بازار لاہور

مولانا محمد ابراہیم فانی عالمِ دین، ادیب اور شاعر تھے۔ مولانا عبدالقیوم حقانی انہیں آسمانِ علم و ادب کا روشن آفتاب کہتے ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب میں مصنف نے حافظ محمد ابراہیم فانی کا تعارف کرایا ہے اور اس کا نام ''ارمغانِ فانی'' رکھا ہے۔

کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے۔ ان میں وہ مضامین جمع کر دیے گئے ہیں جو ماہنامہ القاسم میں چھپتے رہے۔ فانی صاحب مولانا عبدالقیوم حقانی کے مداح تھے۔ چنانچہ انہوں نے حقانی صاحب کی تصانیف پر منظوم تاثرات لکھے جو شاملِ اشاعت ہیں۔ فانی صاحب کی بعض تصنیفات بھی تھیں جنہیں علماء نے پسند کیا۔ فانی صاحب نے مقتدر علماء کے ساتھ جو خط و کتابت کی وہ بھی ایک باب میں جمع کر دی گئی ہیں۔ کتاب شعر و ادب کا اچھا مجموعہ ہے۔

❀❀❀